

پرتگال میں کسی خلیفہ کا پہلا خطبہ جمعہ

اور احمد یہ مشن ہاؤس کا باقاعدہ افتتاح

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ مارچ ۱۹۹۰ء بمقام پرتگال)

تشہد اور تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج یہ مختصر خطبہ جمعہ جو میں دے رہا ہوں یہ پرتگال ملک میں دیا جا رہا ہے۔ یہاں خطبہ دینے کی وجہ یہ بنی کہ چونکہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ مجھے پرتگال ملک میں آکر جماعت احمدیہ کے مشن کا باقاعدہ افتتاح کرنے کا موقعہ ملا ہے اس لئے میری خواہش تھی کہ اس سفر میں ایک جمعہ بہر حال پرتگال کی زمین پر پڑھا جائے۔

جہاں تک اس سفر کا تعلق ہے۔ جب سے ہم سپین کی سرزمین سے پرتگال میں داخل ہوئے ہیں اور اب جب کہ ہم جانے کے قریب ہیں اس تمام عرصے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہم سب نے بے شمار تائیدات الہی کے نظارے دیکھے ہیں۔ یہ ایک ایسا ملک ہے جہاں احمدیت بالکل غیر معروف تھی۔ اگرچہ دو سال سے مکرم کرم الہی صاحب ظفر نے یہاں مشن کا آغاز کر رکھا ہے اور چند سعید روحوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی بھی توفیق ملی ہے لیکن جہاں تک ملک کے اکثر عوام کا تعلق ہے، یہاں کے دانشوروں کا تعلق ہے، یہاں کی حکومت کے نمائندگان کا تعلق ہے جماعت احمدیہ عملاً کا عدم سنجھی جاتی ہے لیکن خدا تعالیٰ نے یہاں آنے سے پہلے ایسے حیرت انگیز انتظامات جماعت کو یہاں متعارف کروانے کے پہلے سے ہی تجویز فرما رکھے تھے کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ سارا سفر

خدا تعالیٰ کے ہاتھوں میں اس کی انگلیوں کے درمیان چل رہا ہے۔ چنانچہ یہاں آنے سے کچھ عرصہ قبل محض اتفاقاً یوں لگ رہا تھا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ خدا کی تقدیر نے ایسا کام کروایا۔ پرتگال کی پارلیمنٹ کے ایک ممبر سے کسی دوست نے تعارف کروایا۔ وہ وہاں ہمارے ساتھ کھانے کے لئے بھی تشریف لائے اور تھوڑے عرصے میں ہی وہ اتنا گھل مل گئے اور احمدیت کی تعلیم سے اتنا متاثر ہوئے کہ انہوں نے مجھ سے اس تمنا کا اظہار کیا کہ جب میں پرتگال آؤں تو ان کو بھی جماعت کی کچھ خدمت کا موقعہ ملے۔ چنانچہ میری اطلاع پر جب مبلغ پرتگال نے ان سے رابطہ کیا تو یہاں کے انتظامات کے سلسلے میں انہوں نے غیر معمولی مستعدی کے ساتھ غیر معمولی طور پر نصرت کی اور جن باتوں کا وہم و گمان میں بھی نہیں تھا وہ ساری باتیں ان کی اس غیر معمولی محبت اور تعلق اور کوشش کے نتیجے میں سرانجام پا گئیں۔

تمام پارٹیوں کے اہم نمائندے ایک ایسی دعوت میں تشریف لائے جو (Foreign affairs) فارن افیئرز کی ہاؤس کمیٹی کے چیئرمین نے دی اور یہ ایک بہت ہی اہم تقریب تھی۔ جس میں یہاں کے فارن افیئرز کی کمیٹی کے ممبران شریک ہوئے اور مجھے اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا اور پھر اس کے بعد بعض سوالات کئے جن کے جواب دئے۔ اس کے بعد ان کی طرف سے لپچ دیا گیا۔ جس میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے تمام پارٹیوں کے نمائندگان شامل تھے اور وائس پریزیڈنٹ بھی تھے اور اس فارن افیئرز کمیٹی کے پریزیڈنٹ بھی تھے اور بعض سابق وزراء بھی تھے اور ان سے جب گفت و شنید ہوئی تو اندازہ ہوا کہ کس طرح اسلام کے لئے یہ جگہ پیاسی ہے اور اسلام کی تعلیم سے متاثر ہونے کے لئے بالکل تیار بیٹھی ہے۔ میرے ساتھ جو معزز خاتون بیٹھی ہوئی تھیں انہوں نے تعارف کروایا کہ وہ ایک یونیورسٹی میں پروفیسر تھیں لیکن چونکہ پریزیڈنٹ ان کو جانتا تھا ان کی قابلیت سے متاثر تھا اس لئے ان کو حکومت میں ایک لمبا عرصہ وزیر کے طور پر رہنے کا موقع ملا اور اب بھی بڑے اہم عہدے پر فائز تھیں اور انہوں نے باتوں باتوں میں جب اپنا تعارف کروایا تو پتا چلا کہ ایک Nun School میں امریکائی طور پر ایک Nun بننے کے لئے وہ داخل ہوئی تھیں اور چونکہ عیسائیت کے متعلق وہ بے تکلف سوال کیا کرتی تھیں۔ اس لئے وہ ایک پسندیدہ طالب علم نہ بنیں اور یہ کورس مکمل کرنے کے بعد وہ باقاعدہ یونیورسٹی میں داخل ہوئیں

اور اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ ان کے بیان کے مطابق وہ عیسائی تو ضرور رہیں لیکن عیسائیت کی بہت سی ایسی تعلیمات جو ان کے دماغ کو مطمئن نہیں کر سکتی تھیں اس کی وہ قائل نہیں رہیں۔ جب میں نے اسلامی تعلیمات کے متعلق ان کو بتایا اور اسلام کے عمومی رجحانات کے متعلق بتایا تو حیرت انگیز طور پر متاثر ہوئیں اور انہوں نے کہا کہ آج کا دن میرے لئے بڑا خوش قسمت دن ہے مجھے آج پہلی دفعہ اسلام کی سچی تعلیم کا علم حاصل ہوا ہے۔ یہ ایک نمونے کا رد عمل ہے جو سب نے اسی طرح دکھایا۔

ایک اور بڑی اہم تقریب Porto میں جو یہاں کا دوسرا بڑا اہم شہر ہے اور تجارتی لحاظ سے پہلا اہم شہر ہے۔ وہاں کی سب سے زیادہ معزز کلب جس کے دو ہزار ممبر ہیں ان کے پریزیڈنٹ نے پہلے ہمیں لُج دیا۔ پھر اس کے بعد رات کو ایک ڈنر دیا جس میں بہت شہر کے بڑے بڑے معززین اور اسٹنٹ گورنر بھی شامل ہوئے اور بہت ہی بارونق محفل رہی۔ اس کے بعد مجھے کلب کے ہال میں تقریر کا موقع دیا گیا۔ جس کا موضوع یہ تھا کہ ”اسلام انسان کے بنیادی حقوق کے متعلق کیا رائے رکھتا ہے“ چنانچہ میں نے مختلف پہلوؤں سے اسلام کی بنیادی حقوق کی تعلیم کا ذکر کیا تو اس کے بعد جو دوست ملے ہیں انہوں نے بہت ہی خوشی اور محبت کا اظہار کیا بلکہ ایک ممبر پارلیمنٹ Brito صاحب نے یہ اصرار کیا کہ انہیں اس کی کیسٹ مہیا کی جائے کیونکہ وہ اپنے دوستوں میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ سارے امور ایسے ہیں جن پر ہمارا کچھ بھی اختیار نہیں تھا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے اونچے طبقے تک اسلام کا صحیح پیغام پہنچانے کے ذریعے خدا تعالیٰ نے مہیا فرمائے اور ان ذریعوں میں سے ہمیں بھی ایک ذریعہ بنا دیا۔

ان ذریعوں میں جو مقامی طور پر احمدیوں کو خاص سعادت نصیب ہوئی ان میں مکرم کرم الہی صاحب ظفر کا خاندان حسب سابق، اپنی سابقہ سپین کی روایات کے مطابق بہت مستعدی سے ہر پہلو سے ہر خدمت کے میدان میں صف اول میں رہا ہے اور ان کی ایک بیٹی طاہرہ بھی اپنی بڑی بہن کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے جنہوں نے سپین کی تقریبات میں غیر معمولی محنت کی تھی اسی شان کے ساتھ محنت کر کے جماعت احمدیہ کی تقریبات کو کامیاب کرانے میں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے ایک تاریخی سعادت حاصل کی ہے۔ پس ایک مبلغ نہیں بلکہ اس مبلغ کا سارا خاندان ہی مبلغ ہے۔ اور جو مخلص احمدی یہاں ملے ہیں ان کے اندر میں نے یہ صلاحیتیں دیکھی ہیں کہ اگر انہیں باقاعدہ

مستعد کیا جائے تو وسیع پیمانے پر تبلیغ کے نئے رستے کھل سکتے ہیں چنانچہ ان کے ساتھ جو مجالس ہوئیں ان میں اس موضوع پر گفتگو ہوئی اور میں یہ اندازہ کرتا ہوں اور خدا تعالیٰ سے توقع رکھتا ہوں کہ میرا یہ اندازہ درست ہوگا اور وہ ایک نیا ولولہ لے کر نئے عزم لے کر اسلام کی تبلیغ کو پھیلانے کے لئے مستعد ہو چکے ہیں اور ان کی آنکھوں میں ان کی طرز میں ایسے ولولے میں نے دیکھے ہیں جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ جب بھی خدا یہاں آنے کی توفیق دے گا اس سے پہلے یہ جماعت جو چند نفوس پر مشتمل ہے سینکڑوں بلکہ ہزار ہا نفوس تک پھیل چکی ہوگی۔

صرف اب ایک مسئلہ یہاں باقی ہے کہ ابھی تک ہمیں باقاعدہ مسجد کے لئے زمین دستیاب نہیں ہو سکی۔ جو جگہ مشن کے طور پر خریدی گئی ہے وہ سردست اس چھوٹی جماعت کے لئے تو کافی ہے لیکن آئندہ جیسا کہ میں نے توقعات کا اظہار کیا ہے ضروریات کے لئے بالکل نا کافی ثابت ہوگی اور میری دعا یہ ہے کہ بہت جلد نا کافی ہو جائے اور اس عرصے میں خدا تعالیٰ ہمیں ایک بہت عمدہ، بڑی وسیع زمین بھی مہیا فرمادے۔ آمین

جو Reception جماعت کی طرف سے کل یہاں دی گئی تھی اس Reception میں دنیا کے مختلف ممالک کے اور بعض بہت اہم ممالک کے سفارت کار بھی شریک ہوئے اور ان سے گفت و شنید کے دوران ان کے ممالک میں بھی تبلیغ کے نئے رستے نکلے بلکہ ایک ملک کے سفیر نے تو تقریب کے معاً بعد فون کر کے اس خواہش کا اصرار سے اظہار کیا کہ میں دوبارہ ملنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ان کے سفارت خانے جا کر ان سے گفتگو ہوئی اور اس سے مجھے یہ اندازہ ہے بڑی احتیاط کے ساتھ وہ وعدے کر رہے تھے لیکن ان کی طرز سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بڑے مخلصانہ طور پر وہ اپنے ملک میں احمدیت کی تعلیم کی اشاعت چاہتے ہیں۔ وعدے اس لئے نہیں کرتے کہ ممکن ہے کہ ان کی حکومت اس طرح ان کے ساتھ تعاون نہ کرے جس طرح وہ چاہتے ہیں لیکن ان کے محتاط الفاظ سے ایک بات قطعی طور پر ثابت ہو رہی تھی کہ وہ اپنی ذات میں عزم رکھتے ہیں اور چونکہ اسی ملک کے ایک اور سفیر نے بھی پہلے رابطہ کیا تھا اور اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا تھا اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ ان دونوں سفراء کی کوششیں انشاء اللہ بار آور ثابت ہوں گی اور اگر جماعت دعاؤں میں مشغول رہے اور اللہ تعالیٰ سے غیبی امداد طلب کرتی رہے تو ایک تقریب کئی اور تقریبات کے راستے کھول دیتی

ہے اور ایک ملک میں مقبولیت کئی اور ملکوں میں مقبولیت کے سامان مہیا کر دیا کرتی ہے۔ اس طرح ہمارے دروازے جن نئے میدانوں میں کھلتے ہیں اور بہت سے دروازے اور میدانوں میں کھلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں صرف یہ ایک فکر لاحق ہوتی ہے کہ نئے تقاضوں کو ہم پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں گے یا نہیں اور ان نئی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کر سکیں گے کہ نہیں لیکن چونکہ یہ دروازوں کے کھلنے کا جو سلسلہ جاری ہوا ہے یہ بھی ہماری کوششوں سے نہیں بلکہ محض اللہ کے فضل کے ساتھ جاری ہوا ہے اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ وہی فضل ہمارا حامی و مددگار ہوگا اور ان نئے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ہمیں نئی جوان ہمتیں عطا کرے گا، نئے حوصلے بخشنے گا، نیا استحکام جماعت کو عطا کرے گا اور جو جوئی زمینیں ہم اسلام کے لئے فتح کریں گے ساتھ ساتھ ان کو مستحکم کرتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشنے۔ جماعت احمدیہ کے لئے ساری عالمگیر جماعت احمدیہ کے لئے بہت سی خوشخبریاں ہیں جو ظاہر ہو چکی ہیں اور بہت سی ظاہر ہو رہی ہیں اور اس جو بلی کے سال کا پھل ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کثرت سے کھا رہے ہیں کہ دشمن کے لئے سوائے حسرت اور ناکامی اور دانت پینے کے کچھ بھی باقی نہیں رہا۔

اللہ تعالیٰ دشمن کے اس بڑھتے ہوئے غیظ و غضب کو ہمارے لئے مزید فضلوں کا موجب بنادے اور اس کا جو دکھ جو تکلیف جماعت کو پہنچتی ہے اپنے فضل سے اس کثرت سے برکتیں نازل فرمائے کہ وہ دکھ راستہ چلتے ہوئے ایک معمولی سے کانٹے کے دکھ سے بھی کم حیثیت کا دکھ رہ جائے اور خدا کے فضل ہمیں ہر آن ہر پہلو سے بڑھاتے چلے جائیں۔ (آمین)